Tarjihaat
Volume:IV
Issue: XI-XII
نومبر/دسمبر ۲۰۲۴
Nov. Dec.. 2024
ترجیحات
ISSN: 2583-0082
Online Research Journal

سال نو کی آمد

محترم قارئین کرام!

چند دنوں میں ۲۰۲۴ ختم ہو جائے گا اور تقویم کے تحت ہم ۲۰۲۵ یعنی ایک اور نئے سال میں داخل ہو جائیں گے۔ یہ تقویم محض شماریٔ ایام کے لیے ہے ورنہ تمام شب و روز ایک ہی ہیں، البتہ شب و روز میں وقوع پذیر سانحے، حوادث اور واقعات تاریخ بنتے جاتے ہیں۔ اس طرح ہر آنے والا دن اپنے آپ میں ایک تاریخ مرتب کرتا ہے۔ اسی تاریخ کو ہم کئی زاویوں سے دیکھتے ہیں، ان میں نہ صرف ہم ہوتے ہیں بلکہ پوری کائنات ہوتی ہے۔ دیکھنے والے کی بصیرت و بصارت پر منحصر ہے کہ وہ اس تاریخ کو کتنی دور تک اور کس کس نہج سے دیکھتا ہے۔ معمولی طور پر شب و روز کو اس طرح بھی دیکھا جا سکتا ہے:

صبح ہوتی ہے شام ہوتی　　　عمر یونہی تمام ہوتی ہے

اور اقبال کی نظر سے دیکھیں تو:

سلسلۂ روز و شب نقش گر حادثات　　　سلسلۂ روز و شب اصل حیات و ممات
سلسلۂ روز و شب تار حریر دو رنگ　　　جس سے بناتی ہے ذات اپنی قبائے صفات
سلسلۂ روز و شب ساز ازل کی فغاں　　　جس سے دکھاتی ہے ذات زیر و بم ممکنات
تجھ کو پرکھتا ہے یہ مجھ کو پرکھتا ہے یہ　　　سلسلۂ روز و شب صیرفی کائنات

یہ شب و روز دراصل ”تارِ حریر دو رنگ“ ہیں۔ یہ ہر فرد واحد پر منحصر ہے کہ اس ایشمی دھاگے سے اپنی زندگی کے ایام کو کس طرح بُنتا ہے اور کیسے نقش و نگار بناتا ہے۔۔۔۔

قارئین کرام دیکھتے ہی دیکھتے ایک سال اور گزر گیا۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں اپنی زندگی کی تمام ترجیحات کے ساتھ یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ ہم نے اپنی زبان اور ادب کے لیے کیا کیا؟ اور کیا نہیں کر سکے؟ یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ اپنی زبان کے تحفظ اور فروغ کے لیے کچھ نہ کچھ ضرور کریں کیونکہ اسی سے ہماری شناخت بھی ہے اور تہذیبی بقا کا سوال بھی اسی سے جڑا ہوا ہے۔

نئے سال کی پیشگی مبارکباد دیتے ہوئے امید کرتا ہوں کہ اپنی زبان و تہذیب کے بقا کے لیے ہم اپنے اپنے طور پر کچھ نہ کچھ اقدام ضرور کریں گے۔